دل کی بات　　　　مدیر

پاک امریکہ تعلقات میں کشیدگی
’’ڈومور‘‘ کے جواب میں ’’نومور‘‘

صاحب بہادر کے تیور چڑھے ہوئے ہیں، لہجہ تلخ اور موڈ بگڑا ہوا ہے۔ بالآخر امریکی بلّی تھیلے سے باہر آگئی۔ امریکی چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف ایڈمرل مائیک مولن نے سینٹ میں بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ ’’۱۱ر ستمبر ۲۰۱۱ء کو کابل میں امریکی سفارت خانے پر حملے میں پاکستان ملوث ہے۔ پاک فوج کے ’’حقانی نیٹ ورک‘‘ سے رابطے ہیں اور آئی ایس آئی افغانستان میں امریکی اور نیٹو فورسز پر حملوں میں ملوث ہے۔ امریکی سینٹ نے پاکستان کے لیے ایک ارب ڈالر کی امریکی امداد کو حقانی نیٹ ورک کے خلاف کارروائی سے مشروط کیا‘‘۔

اللہ کا شکر ہے کہ صدر زرداری، وزیر اعظم گیلانی اور پاک فوج کے سربراہ جنرل کیانی نے پر زور الفاظ میں مائیک مولن کے اس الزام کو نہ صرف مسترد کیا بلکہ شدید مذمت بھی کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اب امریکہ پاکستان کو ’’ڈومور‘‘ کہنے کی پوزیشن میں نہیں۔ صدر زرداری نے پاک امریکہ تعلقات میں کشیدگی کے حوالے سے متفقہ مؤقف طے کرنے کے لیے قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کرلیا ہے۔ امریکی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل جیمز میٹس نے اسلام آباد میں جنرل کیانی سے ملاقات کی تو جنرل کیانی نے تمام امریکی الزامات کو مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ افغانستان سے پاکستان پر حملے بند کیے جائیں۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ نے ریڈ لائنز کراس کیں تو پاکستان کے پاس بھی آپشن کھلے ہیں۔ جلال الدین حقانی نے پاکستان پر کبھی حملہ نہیں کیا اس لیے حقانی نیٹ ورک کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتے۔

جنرل پرویز مشرف نے ایک فون کال پر قومی غیرت و حمیت کا سودا کیا اور ملکی وقار و عزت اور دفاع و سلامتی کو داؤ پر لگایا۔ طالبان کو امریکی زبان میں دہشت گرد قرار دے کر ان کے قتل کی مہم میں فرنٹ لائن سٹیٹ کا تمغہ حاصل کیا لیکن وہ یہ بھول گئے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑی طاقت ہیں اللہ کا فرمان ہے کہ ’’وہ لوگوں میں دنوں کو الٹتا پلٹتا رہتا ہے‘‘ افغانستان میں دس سالہ امریکی مظالم اپنے انجام کو پہنچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجاہدینِ اسلام کی مدد کر رہا ہے اور امریکہ اپنے زخم چاٹ کر رختِ سفر باندھنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ویت نام کے بعد امریکہ کو دوسری بڑی شکست و ذلت کا سامنا ہے۔ اب وہ پاکستان کو اپنی شکست کا ذمہ دار قرار دے رہا ہے۔ پاکستان نے امریکی ’’ڈومور‘‘ کے جواب میں ’’نومور‘‘ کا پیغام دیا ہے، جبکہ امریکہ، پاکستان پر حملے کی دھمکیاں دے کر دباؤ بڑھا رہا ہے۔ یہ بہت ہی نازک لمحہ ہے۔ وزیر اعظم تمام سیاسی قوتوں سے مشاورت کے بعد متفقہ مؤقف اختیار کریں۔ حکمرانوں نے اس وقت بہ ظاہر جو مؤقف اختیار کیا ہے وہ پوری قوم کی آواز ہے۔ اس میں لچک اور کمزوری پیدا نہیں ہونی چاہیے۔ ہماری معمولی کمزوری سے خدانخواستہ دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چند کلیوں پر قناعت کرنے والے حکمران دیکھ چکے ہیں کہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے۔ بے وفا امریکہ کا کوئی بھروسہ نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس نے کسی سے وفا نہیں کی۔ اس کی دوستی و دشمنی دونوں کا اعتبار نہیں۔ اب اگر امریکہ کوئی لچک دکھائے بھی تو ہمیں اپنے مؤقف سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

امیدِ وصل نے دھوکے دیے ہیں اس قدر حسرت
کہ اس کافر کی ’’ہاں‘‘ بھی اب ’’نہیں‘‘ معلوم ہوتی ہے